بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ روپے ۔ سہ ماہی ۷ روپے ۔ ماہوار ۲½ روپے ۔ فی پرچہ ۱؍

جلد ۴/۳۸ | ۲۷ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۲۷ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۴۹

ملایا کے طلباء پاکستان آکر اسلامیات کا مطالعہ کریں گے

حکومت پاکستان کی طرف سے چھ وظائف کی منظوری

کراچی ۲۶ جون۔ حکومت پاکستان نے ملایا کے ان طلباء کے لئے چھ وظیفے منظور کئے ہیں جو پاکستان آکر اسلامیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان وظائف کے تحت آنیوالے طلباء مشرقی پاکستان میں دو سال مقیم رہ کر اسلامیات کی تعلیم حاصل کریں گے۔ توقع ہے کہ وہ ملایا سے اگست کے آخیر تک پاکستان پہنچ جائیں گے

ایران کی موجودہ وزارت مستعفی ہو گئی

طہران ۲۶ جون۔ ایران کے وزیر اعظم علی منصور نے آج شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کی خدمت میں اپنی کابینہ کا استعفیٰ پیش کر دیا۔ شاہ موصوف نے اب جنرل علی رزم آرا کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی ہے۔

فرانس میں کابینہ کی تشکیل پر کوریا کی صورت حال کا اثر

پیرس ۲۶ جون فرانس کے صدر اوریول نے کوریا کی صورت حال پر بہت تشویش کا اظہار کیا ہے چنانچہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر انہوں نے فرانس کے ۶۶ سالہ سابق وزیر اعظم مسٹر کیوئی کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی ہے جسے انہوں نے منظور کر لیا ہے۔

روڑی ۲۶ جون سندھ کے وزیر قاضی فضل اللہ نے آج یہاں بتایا کہ لاڑکانہ میں بارہ ہزار مہاجرین کو آباد کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ مسلم لیگ نے جاگیرداری ختم کرنے کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ حکومت ضرور اس پر عمل کرے گی لیکن اس میں کافی وقت لگے گا۔

حملہ آور فوجیں جنوبی کوریا کے دارالحکومت سے چند میل دور رہ گئیں

سیئول ۲۶ جون۔ جنوبی کوریا کی فوجیں جنہوں نے آج شدید جوابی حملہ کر کے بہت سا علاقہ واپس لے لیا تھا۔ اب پھر پسپا ہو رہی ہیں۔ جوابی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے شمالی کوریا نے ۷۰ ہزار فوج اور ۷۰ ٹینک میدان جنگ میں اتار دیئے ہیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز کا کہنا ہے کہ یہ ایک بہت بڑا حملہ ہے جس کا مقابلہ جنوبی کوریا کی فوجوں کو کرنا پڑ رہا ہے۔ حملہ آور جنوب کی طرف بہت دور بڑھ گئے ہیں اور اب وہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول سے چند ہی میل دور ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنوبی کوریا کی فوجوں نے جو شدید مقابلے کے بعد پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ دشمن کے بیس ٹینک برباد کر دیئے ہیں نیز دارالحکومت کی حفاظت پر جو کمانڈر مقرر تھا اسے بدل دیا گیا ہے تاکہ زیادہ مستعدی اور پامردی سے شہر کو بچایا جا سکے — اس سے قبل جنوبی کوریا کی حکومتوں نے جوابی عمل کر کے نہ صرف حملہ آوروں کی دو میل لمبے محاذ پر پیشقدمی روک دی تھی بلکہ بعض اہم مقامات بھی واپس لے لئے تھے۔ علاوہ ازیں انہوں نے دشمن کے فوجیوں سے جانے والے چار جہاز بھی ڈبو دیئے تھے۔ اور دشمن کی ایک پوری پلٹن کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔ بعد میں حملہ آور فوجوں کو جب مزید کمک پہنچ گئی تو انہوں نے پہلے سے بہت زیادہ زوردار حملہ کیا تو جنوبی کوریا کی فوجیں اس نئے حملے کی تاب نہ لا سکیں اور پسپا ہونے پر مجبور ہو گئیں — جنوبی کوریا کے صدر سنگمان ریی نے امریکہ سے امداد کی جو اپیل کی تھی اس کے جواب میں جنرل میکارتھر نے دھڑا دھڑ فوجی سامان بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اس میں سنگل انجن کے دس شکاری ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔ ہوائی اور بحری جہازوں کے ذریعہ ہر قسم کا فوجی سامان پہنچانے کا ہنگامی سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ جنگی سامان کے علاوہ کچھ عملہ بھی بھیجا جائے گا۔ ادھر سیئول میں امریکی سفارتخانے سے عورتوں اور بچوں کو نکال کر محفوظ مقامات میں بھیجا جا رہا ہے اور تمام خفیہ کاغذات جلائے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پریذیڈنٹ ٹرومین کے علاوہ چیانگ کائی شیک بھی جنوبی کوریا کو مدد بھیجنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں — امریکہ کے صدر ٹرومین نے آج وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن اور وزیر دفاع مسٹر جانسن سے کوریا کی صورت حال پر بات چیت کی انہوں نے تمام دیگر مصروفیات منسوخ کر دی ہیں — آج برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ حکومت برطانیہ کو کوریا کی صورت حال کے متعلق بہت تشویش ہے اس سلسلے میں اقوام متحدہ پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے بالخصوص اس حال میں جبکہ ان کا ایک کمیشن پہلے سے کوریا میں موجود ہے مسٹر اٹیلی نے پارلیمنٹ میں بیان دینے سے قبل سیکرٹری آف اسٹیٹ اور دفتر خارجہ کے دیگر اعلیٰ افسروں سے بھی مشورہ کیا ایک اطلاع کے مطابق کوریا کی صورت حال کا لندن کے اسٹاک ایکسچینج پر بھی اثر پڑا ہے

وزیر اعظم بلجیم کی شاہ لیوپولڈ سے ملاقات

جنیوا ۲۶ جون۔ بلجیم کے وزیر اعظم نے آج جنیوا میں شاہ لیوپولڈ سے بات چیت کی یاد رہے کہ کیتھولک سوشلسٹ پارٹی جو آج کل بلجیم میں برسر اقتدار ہے یہ عہد کر چکی ہے کہ وہ شاہ لیوپولڈ کو تخت پر واپس لائے گی۔

لداخ کا دورہ منسوخ

سری نگر ۲۶ جون۔ نئی دہلی ریڈیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلامتی کونسل کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے موسم کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز میں لداخ جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔

امریکہ کا عظیم ترین فضائی حادثہ

نیویارک ۲۶ جون۔ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ سنیچر کے روز امریکہ کا جو طیارہ وسکونسن کے نزدیک طوفان کی لپیٹ میں آکر غائب ہو گیا تھا اس کے تمام مسافر جو ۵۸ نفوس پر مشتمل تھے۔ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اسکو زمانہ امن میں امریکہ کا عظیم ترین فضائی حادثہ تصور کیا جا رہا ہے۔ جو جہاز اسکی تلاش میں بھیجے گئے تھے انہیں بہت دور دھوپ کے بعد ایک جگہ سطح سمندر پر کاغذ کے پرزے تیرتے ہوئے نظر آئے خیال ہے کہ اسی مقام پر یہ طیارہ غرق ہوا ہے

گندم خریدنے والے سرکاری ادارے توڑ دیئے گئے

بہاولپور ۲۶ جون گندم پر سے کنٹرول اٹھ جانے کے بعد حکومت بہاولپور نے گندم خرید کرنے والے تمام سرکاری ادارے توڑ دیئے ہیں اب گندم اور چاول ریاست سے باہر مغربی پاکستان کے راشن بند علاقوں کے سوا باقی تمام علاقوں میں بھیجا جا سکے گا

طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر نئے مدارس کھولنے کے سوال پر غور و خوض

انسپکٹران سکولز کی صوبائی کانفرنس کے بعض اہم فیصلے

لاہور ۲۶ جون۔ ڈائریکٹر تعلیمات عامہ پنجاب کی صدارت میں گزشتہ دنوں سکولوں کے انسپکٹروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ شہری سکولوں میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا۔ صورت حالات کا جائزہ لینے کے بعد کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ ہر ایک شہری علاقے میں یہ اندازہ لگانے کی غرض سے سروے کیا جائے کہ ہر شہر میں نئے سکول کھولنے کے لئے کتنی عمارتیں درکار ہیں۔ اور یہ کہ کن تجاویز پر عمل کر کے نئی عمارتیں تعمیر کی جا سکتی ہیں نیز اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ حکومت سکول بلڈنگوں کی تعمیر کو ایک ناگزیر قومی ضرورت کا مسئلہ قرار دے کر ان کے لئے رعایتی نرخوں پر عمارتی سامان کی دستیابی کا فوری انتظام کرے۔

کانفرنس میں اساتذہ کی قلت کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ حکومت نے ووکیشنل ٹریننگ کالجوں کیلئے اس سال چار سو وظائف منظور کئے ہیں۔ اگرچہ ان وظائف کی وجہ سے ٹریننگ کالجوں میں داخلے کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ پھر بھی اندازہ ہے کہ چار پانچ سال سے قبل موجودہ قلت پوری نہ ہو سکے گی اسلئے کانفرنس نے اصل صورت حال کا جائزہ لینے پر زور دیا کہ تا صورت اس کمی کی تلافی کے لئے مناسب تدابیر سوچی جا سکیں۔ نئے سکول جاری کرنے کے سلسلے میں امدادی گرانٹ کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس علی بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کی رفتارِ ترقی

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ مئی ۱۹۵۰ء

نام ضلع سکونت نو مبایعین	تعداد بالغ مرد	تعداد مستورات و بچگان	میزان
ضلع سیالکوٹ			
سادیاں سرنگیاں	۲	۱	۳
بھڑوکے	۲	×	۲
گھڑدلیاں	×	۲	۲
تلونڈی عنایت والی	۲	×	۲
ہالوکے	۱	۱	۲
ملیانوالہ	۲	×	۲
چونڈہ	×	۲	۲
دوپیوالی	۲	×	۲
احمد آباد	۱	×	۱
پیرو چک	×	۱	۱
سیالکوٹ	۱	×	۱
میزان	۱۳	۷	۲۰
ضلع لائلپور			
چک ۶۹ ع	۱	۱	۲
〃 ۴۳۰ ع / ۹.۵	۱	×	۱
ٹھٹھہ موسیٰ خان	۱	×	۱
منڈی تاندلیانوالہ	۱	×	۱
چک نمبر ۲۶۹ ع R.B	۱	×	۱
سہل	۱	×	۱
میزان	۶	۱	۷
ضلع کیمبلپور			
مانسر کیمپ	۱	۳	۴
ڈڈیلی	۲	×	۲
اخلاص	۱	×	۱
میزان	۴	۳	۷
ضلع سرگودھا			
بھاں مقرب بارچ والہ	۱	۲	۳
سرگودھا	۲	×	۲
میزان	۳	۲	۵
ضلع لاہور			
لاہور	۲	۱	۳
ضلع راولپنڈی			
راولپنڈی	۳	×	۳
ضلع منٹگمری			
چک نمبر ۲۴ G.R	۱	۱	۲
پاکپتن	۱	×	۱
میزان	۲	۱	۳

نام ضلع سکونت نو مبایعین	تعداد بالغ مرد	تعداد مستورات و بچگان	میزان
ضلع گوجرانوالہ			
ٹینگ پورہ	×	۱	۱
گکھڑ منڈی	۱	×	۱
میزان	۱	۱	۲
ضلع شیخوپورہ			
ڈڈولہ	×	۱	۱
شیخوپورہ	۱	×	۱
میزان	۱	۱	۲
ضلع ملتان = خانیوال	۲	×	۲
ضلع گجرات = کھاریاں	۱	×	۱
ضلع جہلم = دوالمیال	۱	×	۱
ضلع جھنگ = چھنیاں	×	۱	۱
ضلع ڈیرہ غازیخان = ڈیرہ غازیخان	۱	×	۱
صوبہ سندھ			
جمال پور ضلع نواب شاہ	۲	×	۲
نور نگر محمد آباد سٹیٹ	۱	×	۱
قصبہ کھنڈ کوٹ مولا بخش "	×	۱	۱
تاریوال - خیرپور سٹیٹ	۱	×	۱
حیدرآباد (سندھ)	×	۱	۱
شہداد پور	۱	×	۱
شریف آباد	۱	۱	۲
بشیر آباد	×	۱	۱
ونگا	۱	×	۱
کھنڈو	۱	×	۱
سکھر	۱	×	۱
میزان	۹	۴	۱۳
کراچی			
مارٹن پورہ - کراچی	۱	×	۱
کراچی	۲	×	۲
میزان	۳	×	۳
بہاولپور اسٹیٹ			
چک نمبر ۱۲ 6.R	۱	۱	۲
بہاولپور	۱	×	۱
میزان	۲	۱	۳
صوبہ سرحد			
پشاور		×	۱
ہری پور (ہزارہ)	۱	×	۱
چھتو نگری	۱	×	۱
میزان	۳	×	۳
جموں کشمیر = مظفر آباد	۲	×	۲
بلوچستان = کوئٹہ	۱	×	۱

نام ضلع سکونت نو مبایعین	تعداد بالغ مرد	تعداد مستورات و بچگان	میزان
مشرقی پاکستان			
جیسور	۱	×	۱
فرائیل بیٹرا	×	۱	۱
شالیپور - ڈھاکہ	×	۱	۱
نردھانگر - نواکھلی	۱	×	۱
گوادی - ڈھاکہ	۱	×	۱
سلطان پور ٹپیرا	۱	×	۱
کمال پور نواکھلی	۱	×	۱
جمال پور سلہٹ	۱	۳	۴
تیلی پاڑہ ٹپیرا	۱	×	۱
ڈھاکہ	۱	×	۱
کمال پور نواکھلی	۱	×	۱
میزان	۹	۵	۱۴
میزان پاکستان کل میزان	۶۹	[illegible]	۹۷
ہندوستان			
تاڈاکورا - یوپی	۷	۵	۱۲
دھوبی کوٹ	۲	۴	۶
سورت	۱	×	۱
ہچہ مرگ کشمیر	۱	×	۱
کیرنگ ، اڑیسہ	۱	۱	۲
کوسمی 〃	۱	×	۱
سمیل پارہ	۱	×	۱
دہلی	۲	×	۲
موسنی بنی مائبر	×	۱	۱
میزان	۱۶	۱۱	۲۷
میزان پاکستان کل میزان ۸۵ ، ہندوستان		۳۹	۱۲۴
غیر ممالک - نائیجیریا افریقہ	۶	۳	۹
ٹانگانیکا	۱	×	۲
بورنیو	۱	×	۱
سوئٹزرلینڈ	۱	۱	۲
جرمنی	۱	×	۱
ہالینڈ	۱	×	۱
ہسپانیہ	۱	×	۱
میزان	۱۳	۴	۱۷

سلسلہ کی ضروریات میری ضروریات سے بدرجہا زیادہ اہم ہیں

مہر محمد نواب خاں صاحب حکومت آزاد کشمیر سے لکھتے ہیں کہ

"الفضل کا وہ نامہ پہنچا۔ مجھے عرصہ سے خود ہی یہ خیال تھا کہ کسی نہ کسی طرح وعدہ جلد از جلد پورا کروں۔ اور جو رقم میں نے امانت فنڈ میں جمع کرائی ہوئی ہے۔ اور کسی خاص غرض کے لئے ریزرو کی ہوئی ہے۔ اس میں سے خرچ نہ کروں۔ مگر کچھ اس طرح مالی مشکلات میں گھر گیا ہوں۔ کہ بات بنائے نہیں بنتی والا قصہ ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال بھی یہی حالات تھے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ مگر بہرحال سلسلہ کی ضروریات میرے مستقبل کی سکیموں سے بدرجہا زیادہ اہم ہیں۔ لہٰذا آپ کو -/۳۰۰ روپیہ کا رقعہ محاسب صاحب کے نام سولہویں سال کے لئے ارسال ہے۔ رقم امانت سے داخل کر کے رسید ارسال کر دیں۔ "جزاکم اللہ احسن الجزاء"

ہر احمدی جس نے تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال کا وعدہ کیا ہے اور ابھی اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ یا دفتر دوم کے سال ششم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور ابھی تک واجب الادا ہے۔ اسے آج سے ہی پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی وفات

زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نیاز خان صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ ۲۲ جون کو شہر سیالکوٹ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ رات کے دو بجے امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے نماز جنازہ ادا کی۔ اور سپرد خاک کیا۔

مرحومہ سلسلہ کی پرانی مقررین میں سے تھیں۔ احمدیہ گرلز سکول کی منیجنگ کمیٹی کی ممبر تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یاد میں چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (غمزدہ بھائی) قریشی محمد مطیع اللہ نیو ہندوستان نیک بلڈنگ سیالکوٹ شہر

روزنامہ الفضل لاہور
۲۷ جون ۱۹۵۰ء

تنگ نظری کا ردِ عمل

ہفت روزہ "آفاق" کے مدیر جناب پروفیسر محمد سرور صاحب نے "آفاق" کی اشاعت ۲۵ جون میں "پاکستان کی قومیت مذہبی یا جغرافیائی" کے زیر عنوان ایک مقالہ تحریر فرمایا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"بہر حال یہ زمانہ قومی ریاستوں کا ہے۔ اور جن انسانوں کی بستی سے ایک قوم بنے۔ اس کے افراد کے یکساں بنیادی حقوق ہونے چاہئیں اور ان میں بحیثیت افراد کے کسی قسم کا کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جانا چاہیئے۔ . . . . .

اسی حقیقت کے پیش نظر پاکستان کے وجود میں آتے ہی قائد اعظم مرحوم نے اپنی پہلی تقریر میں جو انہوں نے مجلس دستور ساز میں فرمائی تھی یہ کہا تھا کہ

"یوں تو پاکستان میں مسلمان بھی ہونگے ہندو بھی اور عیسائی بھی۔ لیکن قومی اعتبار سے وہ سب ایک ہونگے پاکستانی پاکستان کے جزو لاینفک"

غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے اناطولیہ سے یونانیوں کو نکالنے اور انگریز اور فرانسیسی فوجوں کو سرزمین ترکی سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنے کے بعد جب کمال ترکی کی بنیاد رکھی۔ تو اس کا اصول بھی یہی قومیت تھا۔.

. . . . . . اگر مولانا مودودی صاحب کے کہنے پر ہم نے پاکستانیوں کو مسلمان اور ذمی میں تقسیم کر دیا اور ذمیوں کو قاعدے کے طور پر کلیدی ملازمتوں سے محروم رکھا۔ اور انہیں مسلمانوں کے ساتھ قومی پارلیمنٹ میں بھی بیٹھنے نہ دیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ ذمی کبھی اس ملک کو اپنا نہیں سمجھیں گے۔ اور ان کی نگاہیں ہمیشہ باہر کی طرف لگی رہیں گی۔ کیا ارباب پاکستان اس کے لئے تیار ہیں؟ (آفاق ۲۵ جون)

پروفیسر محمد سرور صاحب نے واقعی ایک نہائت مشکل سوال پر قلم اٹھایا ہے۔ اسی سوال کی دوسری صورت یہ ہے کہ پاکستان میں دینی حکومت ہونی چاہیئے یا لادینی۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے قرار داد مقاصد پاس کر دی ہے۔ اس مسئلہ پر سوچتے ہوئے اگر اسکو بھی زیر بحث لایا جائے تو سوال اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسمبلی میں بحث کے وقت ہندو ممبروں نے یہی سوال اٹھایا تھا اور اب نہرو لیاقت معاہدہ کے متعلق بات چیت میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ پاکستان میں حکومت دینی ہوگی یا لادینی۔ بھارت میں جو عناصر نہرو لیاقت معاہدہ کے خلاف ہیں۔ وہ بھی سب سے بڑا عذر یہی اٹھا رہے ہیں، کہ جب تک پاکستان ایک لادینی حکومت ہونے کا اعلان نہ کرے اُس میں ہندو اقلیت کے حقوق محفوظ نہیں ہو سکتے۔

اصل بات یہ ہے کہ فیج اعوج کے آغاز یعنی تیسری صدی ہجری کے بعد سے آج تک سیاسی مولویوں اور اقتدار پسند بادشاہوں نے اسلام کے بعض مسائل کو جو بین الاقوامی حیثیت رکھتے ہیں کچھ اس طرح پیش کیا ہے کہ اسلام کے ایک پُرامن مذہب ہونے کا اعتبار غیر مسلم قوموں کے دلوں سے آہستہ آہستہ مٹتا چلا گیا ہے

اس کی ایک وجہ جو اس زمانہ میں کام کر رہی ہے یہ بھی ہے کہ ازمنہ وسطیٰ میں مذہبی فرقہ وارانہ تعصب نے خاصکر یورپ میں ایسا خطرناک پارٹ ادا کیا کہ سمجھدار لوگ مذہب کے نام سے ہی بیزار ہو گئے۔ اور اب تمام قوموں کی ذہنیت کچھ ایسی بن گئی ہے کہ جس بات میں مذہب کا نام آتا ہے اس کو بُرا سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان میں مشکل یہ در پیش آئی ہے کہ یہاں جو مولوی لوگ اسلامی شریعت کے مطابق حکومت بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کی ذہنیت ازمنہ وسطیٰ یا فیج اعوج کے اثرات سے نہ صرف یہ کہ مبرا ہی نہیں بلکہ اس لحاظ سے اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھنے کے بالکل ناقابل ہو چکی ہے جن مولویوں کا ابھی تک یہ خیال ہو کہ ذرا سا اختلاف بھی خواہ وہ کتنا ہی اسلامی احکام کا پابند کیوں نہ ہو دوسرے کو مرتد اور واجب القتل کر دیتا ہے۔ یا یہ خیال ہو کہ اسلامی پارٹی طاقت حاصل کر کے بزور بازو حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر اشتراکیت یا فاشزم کی طرح ملک کے ہر فرد پر اپنی مطلوبہ شریعت ٹھونس سکتی ہے۔ اور پھر طاقت حاصل کر کے دوسرے غیر اسلامی ملکوں پر غیر مسلموں کے ہاتھ سے حکومت چھیننے کے لئے چڑھ دوڑ سکتی ہے۔ تو خیال کرنا چاہیئے کہ ایسی اسلامی حکومت کا نام سنکر اگر غیر مسلم کانپ نہ اٹھیں تو اور کیا ہو

غیر مسلم تو غیر مسلم مدیر "آفاق" کا یہ مقالہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ خو[illegible]وں کا ایک بہت بڑا طبقہ بھی مودودی [illegible]سب جیسے مولویوں کے تنگ نظرانہ نظریہ اسلام سے اس حد تک بدک چکا ہے کہ وہ باوجود قرار داد مقاصد پاس ہو جانے کے پاکستان میں نہ صرف لادینی حکومت کے قیام کا حامی بن گیا ہے۔ بلکہ جغرافیائی بناء پر ایسی پاکستانی قومیت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ پاکستانی مسلمان بھی یہ کہنے پر اظہار فخر کیا کریں کہ "میں پاکستانی پہلے ہوں اور مسلمان بعد میں"۔ اسی طرح جیسا کہ ترک قوم پرست کہا کرتے ہیں کہ "ہم ترک پہلے ہیں اور مسلمان بعد میں"۔ مدیر "آفاق" کا یہ مقالہ دراصل یہ بانگ بلند یہ اعلان کر رہا ہے کہ

اگر اسلامی حکومت کی شریعت وہی ہے جس کو مودودی صاحب جیسے تنگ مولوی پاکستان میں نافذ کرانا چاہتے ہیں تو ایسی اسلامی حکومت سے تو لادینی حکومت اور ملکی قومیت ہی ہزار درجہ بہتر ہے۔

باقی ہم مدیر "آفاق" کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جو دو خطوط "آفاق" کی تازہ اشاعت میں احمدیت کے متعلق شائع ہوئے ہیں اس سے اندازہ کر لیں کہ ان مولویوں کی ذہنیت کس حد تک بیمار ہو چکی ہوئی ہے کہ یہ مسلمانوں کی متحدہ سیاسی قومیت کا شیرازہ بھی سلجھا رہنے نہیں دینا چاہتے۔ اور آپ ہیں کہ ان کو جغرافیائی قومیت کی بین سنا رہے ہیں شاید اس خیال سے کہ انتہا کا علاج انتہا سے ہونا چاہیئے۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ کا اسلام فیج اعوج کی مولویانہ ذہنیت اور لادینی مغربیت کی ٹکر سے صحیح و سلامت بچ نکلے۔

جعلی ٹریکٹ

مخالفین احمدیت نے اسلام کی تبلیغ کے جوش میں مختلف جگہوں سے ٹریکٹوں کا ایک جعلی سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان ٹریکٹوں میں احمدیہ لٹریچر سے تحریف اور کتر و بیونت کر کے حوالہ جات اس طرح شائع کئے جاتے ہیں کہ جن کو پڑھ کر سادہ مزاج مسلمان احمدیت سے متنفر ہوں اور احمدیوں کے خلاف مشتعل ہوں۔ چنانچہ ایسے جعلی پمفلٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ ملتان اور کراچی سے شائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ دھوکہ دینے کے لئے کہ گویا یہ پمفلٹ احمدیوں نے شائع کئے ہیں جعلی طور پر ناظر دعوت و تبلیغ خدام احمدیہ یا انجمن خدام احمد بطور مشتہر کے نام سے شائع کئے جاتے ہیں۔

الفضل میں ہم اس کا ذکر کئی بار کر چکے ہیں۔ چند دن ہوئے کہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر نے ایک ایسا ہی ٹریکٹ ضبط کیا ہے۔ اور معاصر زمیندار نے دیدہ دانستہ اس خبر پر دھوکا دینے کے لئے ایسی سرخی جمائی ہے۔ کہ گویا یہ احمدیوں کا ٹریکٹ تھا جو حکومت نے دلآزار ہونے کی وجہ سے ضبط کر لیا ہے۔ مگر چونکہ دروغ کو فروغ نہیں ہوتا اس لئے احراری آرگن نے اس پر ایک نوٹ شائع کر کے زمیندار کی "سرخی" کو "نوحہ دی" میں تبدیل کر دیا ہے۔

بات یہ ہے کہ "آزاد" کو اس جعلی ٹریکٹ کی ضبطی کا بے حد رنج ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

ہمارے نزدیک حکومت کی یہ کارروائی بالکل بے معنی اور لغو ہے۔ کیونکہ پاکستان میں وہ تمام کتابیں چھپ اور بک رہی ہیں۔ جن میں سے کہ یہ اقتباسات درج کئے گئے ہیں امن عامہ کے تحفظ کا بہترین طریق یہ تھا کہ اس رسالہ کے ساتھ اس تمام اصل کتابوں کی اشاعت اور فروخت بھی ممنوع قرار دے دی جاتی۔ جس سے یہ رسالہ مرتب کیا گیا تھا وغیرہ وغیرہ (آزاد ۲۵ جون ۱۹۵۰ء)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر احراری مثلاً چوہدری افضل حق کی کتاب "زندگی" کو توڑ مروڑ کر کوئی جعلی رسالہ شائع کر دیں۔ اور حکومت اسکو ضبط کر لے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ جب تک حکومت ساتھ ہی "زندگی" کو بھی ضبط نہ کر لے۔ احراریوں کو سوچنا چاہیئے کہ کیا اسلام تمہاری چالاکیوں کا محتاج ہے؟

آدابِ تلاوتِ قرآن مجید

از چوہدری سردار احمد صاحب جامعۃ المبشرین

رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے

اسلام میں یہ مہینہ عبادات، ذکر و اذکار اور صدقہ و خیرات کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالے اس ماہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کہ رمضان ہی وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ سورۃ قدر میں اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کہ ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ اور لیلۃ القدر اسی مبارک مہینہ کی ایک رات ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہر سال رمضان کے مہینہ میں جبرائیل ہمیشہ میرے پاس آیا کرتے اور قرآن مجید کے نازل شدہ حصہ کو دوہرایا کرتے ان آیات اور حدیث کے بیان سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قرآن مجید اور ماہ رمضان میں ابتدائے نزول سے ایک گہرا تعلق قائم چلا آتا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ اس قدیم تعلق سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

تلاوت قرآن مجید کی اہمیت

(الف) اللہ تعالے اپنے پاک اور بزرگ بندوں کی علامات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ کہ یتلون آیات اللہ آناء اللیل کہ میرے پاک بندے وہ ہیں جو راتوں کو جاگ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔

(ب) صحیحین بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابن عمرؓ سے ایک حدیث مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ دو شخص ایسے ہیں جن پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے معارف و حقائق قرآن سے متمتع کیا ہو۔ اور وہ اس علم کے فیضان کو عام کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتا ہو۔

(ج) امام ترمذیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ کی ایک روایت درج فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنا بھی نیکی شمار کیا جاتا ہے۔ اور ہر نیکی کے بدلہ دس گنا ثواب ملا کرتا ہے۔

(د) امام مسلمؒ نے حضرت ابو امامہؓ کی ایک حدیث درج فرمائی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں اے مسلمانوں قرآن پاک کو کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ قیامت کے دن یہی تمہارا شفیع ہوگا۔

(س) امام بیہقیؒ نے حضرت عائشہؓ کی ایک روایت درج فرمائی ہے آپ فرماتی ہیں۔ جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہو۔ وہ اہل آسمان کو روشن اور چمکدار نظر آتا ہے۔ جس طرح اہل ارض کو ستارے روشن اور چمکیلے دکھائی دیتے ہیں۔

ماحصل یہ کہ ایک مسلمان کے لئے تلاوت قرآن مجید نہ صرف عبادت بلکہ افضل العبادات میں شامل ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ رمضان کو قرآن مجید سے گہرا تعلق ہے۔ اس سے ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ پس اس شخص کے لئے جو خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا اپنا مقصد حیات خیال کرتا ہے۔ یہ لازم ہے کہ وہ اس مہینہ میں اپنے اوقات کا بیشتر حصہ تلاوت قرآن پاک میں صرف کرے۔

قرآن مجید خدائے عزوجل کا کلام ہے جو سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہماری راہ نمائی کے لئے نازل کیا گیا۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس پاک کلام کی تلاوت کرتے ہوئے ان آداب کو پیش نظر رکھیں۔ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سلف صالحین نے بیان فرمائے ہیں کیونکہ ہر عبادت تبھی عبادت کہلا سکتی ہے۔ جب ہم اس کی ادائیگی میں جملہ آداب کو پیش نظر رکھیں۔ نماز میں اگر ہم خشوع و خضوع اور انابت الی اللہ کو ترک کر کے لاابالیانہ طور و طریق اختیار کر لیں تو ہماری نماز اس قابل ہے کہ اسکو استہزاء الامر اللہ کا نام دیا جائے۔ چہ جائیکہ ہم اسکو نماز کہہ سکیں۔ پس اگر ہم آداب تلاوت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے تو اس بات کا امکان ہے کہ شومئی قسمت سے ہم خدا تعالےٰ کے قرب کو اس کی نعمتوں کو اس کے فضل کو جذب نہ کر سکیں۔ عافانا اللہ من ذالک

آداب تلاوت

اب میں مختصراً ان آداب کو بیان کرتا ہوں جن کو تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اول۔ تلاوت سے قبل مسواک کر لینی چاہیئے ابن ماجہ میں لکھا ہے۔ ان افواھکم طرق القرآن فطیبوھا بالسواک قرآن پاک کے الفاظ ہم اپنے مونہہ سے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ مسواک کے ذریعہ مونہہ کو صاف کر لیا کریں۔

دوم۔ تلاوت قرآن مجید سے قبل قاری کو وضو کر لینا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک افضل العبادات میں سے ہے۔ اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند فرمایا کرتے تھے کہ ہر عبادت کے وقت انسان کو باوضو ہونا چاہیئے۔

سوم۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہ قرآن مجید کی تلاوت سے قبل تعوذ پڑھنا چاہیئے۔

چہارم۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یعنی جو کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بابرکت نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے تلاوت سے قبل اور تعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیئے۔ ہر سورۃ کے ابتداء میں بھی بسم اللہ پڑھنی چاہیئے۔ مگر اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ سورۃ براءۃ (توبہ) سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔

پنجم۔ قرآن مجید کسی صاف اور لطیف جگہ پر پڑھنا چاہیئے۔ تلاوت کے لئے سب سے بہتر جگہ مسجد ہے۔ علماء نے سرراہ تلاوت کرنا ناپسند کیا ہے۔

ششم۔ قرآن مجید کو سنوار سنوار کر ایسے طور پر پڑھنا چاہیئے۔ کہ اس کے تمام الفاظ زبان سے الگ الگ ادا ہوں۔ ابو داؤد میں روایت آئی ہے کہ حضرت ام سلمہؓ (رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں) سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا آپؐ ہر ایک لفظ علیحدہ علیحدہ ادا فرماتے تھے۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضرت انسؓ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ آپؐ جب تلاوت فرماتے تو اللہ کو لمبا کرتے الرحمٰن کو لمبا کرتے الرحیم کو لمبا کرتے۔ غرض آپؐ کی تلاوت کی خصوصیت یہ تھی کہ مد کر کے پڑھا کرتے تھے۔

ہفتم۔ قرآن مجید کو کامل غور و خوض اور سوچ و بچار سے پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ اور دوسری جگہ فرمایا افلا یتدبرون القرآن یعنی قرآن مجید کے نزول کا مقصد وحید یہ ہے۔ کہ مسلمان اس کی آیات کو تدبر اور غور و فکر سے تلاوت کیا کریں۔

ابو داؤد اور نسائی میں عوف بن مالکؓ سے روایت درج کی گئی ہے۔ میں نے ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھی۔ آپ نے سورۃ بقرہ تلاوت فرمائی۔ جب آپ رحمت کی آیات سے گزرتے تو توقف کرتے۔ اور خدا سے اس رحمت کے حصول کے لئے دعا مانگتے۔ جب عذاب کی آیات پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر خدا سے دعا کرتے کہ وہ اس عذاب کو ہم سے دور رکھے۔

ہشتم۔ دوران تلاوت میں گفتگو کرنا یا غیر کی بات سننے کے لئے تلاوت چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ علامہ حلیمی نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے لان کلام اللہ لا ینبغی ان یؤثر علیہ کلام غیرہ یعنی اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام پر غیر کا کلام اثر انداز ہوا ہے۔ اس لئے یہ مکروہ ہے

نہم دوران تلاوت میں جب ہم کسی سجدہ کی آیت سے گزریں۔ تو ہمیں اس وقت سجدہ کرنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں کل چودہ مقام ایسے ہیں جہاں سجدہ کرنا لازم ہے

دہم۔ تلاوت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل اوقات مستحب ہیں۔

(الف) رات کا پچھلا حصہ یعنی نصف آخر۔

(ب) مغرب و عشاء کے درمیان

(ج) طلوع شمس کے بعد

یازدہم۔ یہ بھی مستحب ہے کہ جب قرآن مجید ختم کیا جائے تو قرآن مجید کا کچھ ابتدائی حصہ اس کے ساتھ پڑھا جائے۔ دارمی میں حضرت ابی بن کعب سے روایت کی گئی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید ختم کرتے۔ تو اس کے ساتھ قرآن مجید کا ابتدائی حصہ اولٰئک ھم المفلحون تک دوبارہ پڑھتے۔ اور خاتمہ قرآن کی دعا فرماتے۔

مذاہب قومی تحریک کی شکل میں

(از مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب)

مذاہب کی غرض و غایت ہمیشہ یہی رہی ہے کہ وہ بندوں کو خدا تعالےٰ کے قرب اور معرفت کے رستوں سے آگاہ کرے۔ اور اس مقام کے حصول کے لئے ایک ایسی تعلیم پیش کرے۔ جس پر عمل کرنا مشکل نہ ہو۔ چنانچہ جب جب بھی انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے مذاہب کی بنیاد ڈالنے کے لئے آتے رہے۔ تب تب ہی ان کے ماننے والوں میں ایسے نمونے کثرت سے پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اسکی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرکے خدا تعالےٰ کا قرب اور معرفت حاصل کی۔ لیکن نبی کے چلے جانے کے بعد اگرچہ اس کے جانشین اور خلفاء بھی اس تعلیم پر عمل کرنے کی روح کو قائم رکھنے کے لئے جد وجہد کرتے رہے۔ مگر بانی مذہب سے براہِ راست رشتہ کٹ جانے کی وجہ سے یہ تعلق کمزور ہوتا گیا۔ اور ایسے زمانے آتے رہے۔ کہ لوگوں نے صرف اس مذہب کے اعتقادات ہی سے چمٹا رہنا کافی سمجھا۔ اور عمل سے کوئی سروکار نہ رکھا۔ اور یہ وہی زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں مذہب صرف ایک قومی تحریک کی شکل میں نظر آتا ہے۔ مگر جب تک اللہ تعالےٰ نے اسی مذہب کو لوگوں کی نجات اور اپنے تک پہنچنے کا رستہ قرار دیئے رکھا۔ اس وقت تک اسکی تعلیم کی تجدید کے لئے ایک سلسلہ مصلحین کا قائم کردیا۔ جو وقتاً فوقتاً اس مذہب میں تازگی پیدا کرنے اور اس کے عملی پہلو کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے آتے رہے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا۔ جب تک دنیا کی ذہنی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی اور واضح اور وسیع قانونی شریعت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ چنانچہ ہندومت یہودیت اور عیسائیت اسی مختص الزمان اور مختص القوم مذاہب کی مثالیں ہیں اور دنیا کی بلوغت کے واضح قانون کے آجانے کی مثال اسلام ہے۔ یوں تو اسلام سے پہلے مذاہب پر قومی تحریک بن جانے کے اوقات اس وقت بھی آتے رہے۔ جب ان میں عارضی طور پر مذہب پر عمل کرنے والوں کے وجود مفقود ہوگئے۔ لیکن مصلحین کی آمد کے بند ہوجانے کے بعد اب تو خالصتہً یہ مذاہب صرف قومی تحریک ہی بن کر رہ گئے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ان مذاہب میں رہ کر وہ اب بھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ بلکہ صرف ایک قومی جتھہ کی صورت میں وہ دنیا میں قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اب تو اعتقادات سے چمٹا رہنا بھی وہ کوئی لازمی نہیں سمجھتے۔ مگر اس کے برخلاف وہ سننا اور اسلام کی پیش کردہ تعلیم پر سنجیدگی سے غور کرنا بھی بعض دفعہ گوارا نہیں کرتے۔ ایسی مثالیں آپکو بہت سی ملیں گی۔ کہ باوجود اپنے مذہب کا تمسخر اڑانے بلکہ خدا تعالےٰ کی ہستی تک کا انکار کرنے کے بھی وہ ہندو۔ یہودی یا عیسائی کہلانا ہی پسند کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کے افراد کا دنیوی معاملات میں ان کے راستی پر نہ ہونے کے باوجود بھی پوری ہمدردی اور کوشش کے ساتھ ساتھ دیں گے۔ اور ایسی عصبیت کا پیدا ہوجانا مذہب سے بیگانگی کا خاصہ ہے۔

قومی تحریکوں کے دور کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنے تنزل کے زمانہ میں ہر مذہب اس کا شکار ہوتا ہے۔ اسلام بھی ان دوروں سے بچا نہیں ہے۔ اس پر بھی ایسے زمانے آتے رہے ہیں۔ کہ کہلاتے تو مسلمان ہی رہے ہیں۔ مگر صرف اعتقادات ہی سے کام رکھا ہے۔ عملی زندگی کو ضروری نہیں سمجھا۔ اگر پہلے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک مختص القوم یا مختص الزمان مذہب ہوتا۔ تو اس میں بھی مصلحین کے بھیجے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہوتا۔ اور مذہب صرف ایک سوسائٹی سی بن کر رہ جاتا۔ مگر چونکہ یہ اس وقت آیا۔ جب دنیا بالغ ہوچکی تھی۔ اور اسکی موت تک کے زمانہ کے لئے جو جو قوانین درکار تھے۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اسکی تعلیم پر عمل کرنے میں عارضی تعطل اور جمود کو دور کرنے کے لئے سلسلہ مجددین کو دائم کردیا ہے۔ اور جب کبھی اس میں صرف قومی تحریک کی شکل اختیار کرنے کے آثار ظاہر ہوئے۔ اسی وقت کوئی نہ کوئی خدا تعالےٰ کا مامور اس ناؤ کو بھنور سے نکالنے کے لئے آموجود ہوا۔ موجودہ زمانہ سے بدتر اسلام پر مصائب کا زمانہ نہیں آیا۔ بیگانے تو بیگانے اپنوں نے بھی اعمال سے یہی ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم ناقابل عمل ہے۔ علمائے اسلام جن پر آڑے وقت میں اسلام کے کام آنے کا گمان تھا خود اسلام کے درپے آزار ہیں۔ ان کی تمام تر کوششیں زمینی فوقیت حاصل کرنے پر صرف ہورہی ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک آسمانی بادشاہت ایک خیال موہوم ہے۔ اگر وہ کوئی ہے بھی تو اس کا زمین پر لانا سیاسی قوت کے حاصل کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کی دنیوی چمک نے مسلمانوں کی آنکھوں کو چندھیا رکھا ہے۔ اور وہ صرف اپنے چند غلط سلط اعتقادات کو اسلام کی طرف منسوب کرکے مسلمان کہلا چھوڑنا کافی سمجھتے ہیں۔ مذہب کی نسبت وہ قومی سپرٹ کو قائم رکھنا بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اکثر مسلمان ایسے ملیں گے۔ جو پہلے ہندوستانی پہلے پاکستانی۔ پہلے ترک۔ اور پھر مسلمان کہلانا پسند

کرتے ہیں۔ جب اسلام پر مغربی فلسفہ کی رو کا حملہ ایسی شدت سے ہورہا ہے۔ تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے۔ اور اسکو نسیاً منسیاً کرنے کے لئے بھی تو ایک جری اور قابل انجینئر کی ضرورت تھی۔ جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح الموعود اور مہدی معہود کی صورت میں عین وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا۔ جس نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر اسلامی تعلیم کا ایک ایسا بند لگایا ہے۔ جس نے نہ صرف مغربی فلسفہ کی رو کو روک دیا ہے۔ بلکہ اس کے رخ کو ایسا پھیر دیا ہے۔ کہ مغرب خود ہی اسی کے نرغہ میں پھنستا چلا جا رہا ہے۔ اور سوائے اسلام کی آغوش میں پناہ ڈھونڈنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسلام کے روحانی چہرہ کو گرد و غبار سے صاف کرکے دنیا میں پیش کرنے سے ہم مطمئن ہوکر اور ان مصائب سے بے خوف ہوکر نہیں بیٹھ سکتے۔ جو مذاہب کو صرف قومی تحریک بنا دیا کرتے ہیں۔ اس کے لئے عملی زندگی اور عملی نمونہ کی سخت ضرورت ہے۔

ربوہ میں رشید امریکی نومسلم کی دلربا اذان

مورخہ ۲/۶/۵۰ بروز جمعہ کو جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نماز جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ تو ایک شخص نے کھڑے ہوکر اذان دینی شروع کردی۔ صوت اذان بہت حد تک اجنبیت کو لئے ہوئے تھی۔ مگر اس میں ایک سوز معلوم ہوتا تھا۔ میرے لئے یہ اذان کوئی نئی بات نہ تھی۔ کیونکہ میں نے یہ آواز کئی دفعہ فجر۔ ظہر۔ عصر کے اوقات میں سنی۔ چونکہ جمعہ کے روز بعض احباب جماعت سرگودھا۔ لائل پور چنیوٹ وغیرہ مقامات سے ربوہ آتے ہیں۔ اس لئے ان کے نزدیک یہ اذان اور موذن جاذب انتظار بن گئے۔ یہ اذان دینے والا کون تھا؟ امریکہ کے بر اعظم کا ایک باشندہ جو فرزندانِ احمدیت کی مساعی مبارکہ سے آغوش اسلام میں آیا۔ جس کا ماضی الحاد۔ دہریت اور لادینی کا تھا۔ مگر آج وہی رشید احمد امریکن احمدی کی نوک زبان ذکر الٰہی سے تر ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میں چند لمحات کے لئے اس اذان دینے والے کی شخصیت کے متعلق مختلف افکار و خیالات میں مستغرق ہوگیا۔ اور دوسری طرف اسلام کی قوت قدسیہ اور عالمگیر پیغام پر غور کرنے لگا۔ آخر میرے دل نے یہ کہا۔ کہ آج کا یہ دلربا اور ایمان افروز منظر اسلام کی قوت قدسیہ پر دال ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں یقیناً ایسی سعید روحیں موجود ہیں۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشتاق بن سکتی ہیں۔

برادرم رشید کی ربوہ میں مصروفیات جاذبیت کو لئے ہوئے ہیں۔ اور وہ جب کبھی کسی جگہ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ پڑھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ عربی متن بھی تیزی سے سیکھ رہے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سعید نوجوان کو نہ صرف امریکہ کے لئے بلکہ دوسرے علاقوں کے لئے بھی اسلام کی اشاعت کا موجب بنائے۔ (خاکسار شیخ نور احمد منیر سابق مجاہد شام حال مقیم ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب واقف زندگی سٹور کیپر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ کا اپریشن بحالت زچگی لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں ہوا تھا۔ آج وفات پاگئی ہیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو چھوٹے چھوٹے بچے بطور یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت سے نوازے اور مرحومہ کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کی اولاد کا حامی و ناصر ہو (سعید احمد فاروقی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

بصحت درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ آج دس دن ہوگئے ہیں۔ بظاہر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عاجزی سے دعا کی درخواست ہے

(سعید احمد فاروقی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور)

(۲) میری بھانجی نعیمہ بیگم صاحبہ بنت پیر خلیل احمد صاحب کراچی میں شدید بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور)

(۳) مشکلات سے نجات اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے نہایت عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار خلیفہ صلاح الدین)

ڈھاکہ میں جلسۂ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۲۸ مئی بروز اتوار بعد نماز عصر انجمن احمدیہ ڈھاکہ کے زیر اہتمام یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ ڈھاکہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہونے کی وجہ سے ضلع مجسٹریٹ سے جلسہ کی اجازت لی گئی اور شہر میں بنگلہ زبان میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اتوار کو صبح سے بارش کے آثار تھے۔ تاہم خدام الاحمدیہ جلسہ کے انتظامات میں پوری طرح لگے رہے۔ جلسہ کے وقت سے پیشتر بارش زیادہ شروع ہو گئی۔ احباب دعاؤں میں لگے رہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے جلسے کو کامیاب کرے کیونکہ قیام پاکستان کے بعد یہ پہلا پبلک جلسہ ڈھاکہ میں ہماری جماعت کی طرف سے تھا۔ خدا کی قدرت عین جلسہ کے وقت بارش بالکل رک گئی۔ اور مطلع صاف ہو گیا اور لوگ آنے شروع ہو گئے جلسہ کی صدارت خان بہادر ابراہیم خاں ممبر پاکستان مجلس قانون ساز و چیئرمین بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن مشرقی بنگال نے سرانجام دی۔ ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ جو مکرمی مولوی دولت احمد خاں صاحب سکرٹری تبلیغ (صوبہ) نے کی۔ بعد ازاں جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم ۵۔ ۵۔ ۵ ڈھاکہ نے یوم پیشوایان مذاہب کے مقاصد بیان فرمائے بدھ مذہب کی طرف سے مسٹر راج موہن بروا ایم اے نے حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرۃ پر تقریر کی۔ ہندوؤں کی طرف سے حضرت کرشن کے متعلق بابو سر ندرا موہن پنج تیرتھ ایم اے نے تقریر کی۔ عیسائیوں کی طرف سے مسٹر سنتیش چکرورتی ایم اے نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی زندگی پر تقریر فرمائی۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر مولوی ممتاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر نہایت خاموشی سے سنی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے دلائل سابق انبیاء کی پیشگوئیاں آپؑ کے کارنامے اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا بھی آپ نے ذکر کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی جس نے ایسے جلسے کا انتظام کیا اور زور دیا کہ ایسے جلسے ہمیشہ ہوتے رہیں۔ جن کی وجہ سے نہ صرف اسلام کی تبلیغ ہو گی۔ بلکہ یہاں کے فرقہ وارانہ حالات بھی بہت اچھے ہو سکتے ہیں۔ حاضری خلاف توقع بہت زیادہ تھی۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم اصحاب بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے بالآخر مولوی مصطفٰے علی صاحب نے حاضرین جلسہ اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھاکہ

درخواست ہائے دعا

میری لڑکی ثریا نگہت ایک ماہ سے تشویشناک دماغی بیماری میں مبتلا ہے۔ جس کا اثر بینائی پر پڑ گیا ہے۔ لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میری بچی کو اس بیماری سے شفا دے۔ (امۃ اللہ جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

(۲) خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں حسن دین چند دنوں سے بعارضہ پیچش و بخار سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے (خاکسار حافظ غلام محی الدین از ککر لاہور)

منہ ناک اور دانتوں کو صاف رکھنے کیلئے چند نسخے

(از ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور)

جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک دوست جو بہت قریب بیٹھے تھے۔ ان کے منہ یا ناک سے نہایت گندی بدبو کا مجھے احساس ہونے لگا۔ مجھے اس بدبو سے چونکہ متلی ہونے لگی تھی۔ اسلئے میں جگہ چھوڑ کر دور پیچھے ہٹ گیا۔ بہرحال ایسے دوستوں کو اپنی صحت کی طرف دھیان دینا چاہیئے اور منہ اور ناک کا مناسب علاج کرانا چاہیئے۔ اسی امر نے مجھے تحریک کی ہے کہ میں آج منہ ناک اور دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے چند نسخے ہدیہ قارئین کر دوں۔ جو دوست ان سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ اپنی دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھیں۔

منجن مطیب دہن ـ مفید پائی اوریا

سوڈا بائیکارب	۶۰ گرین
ایسڈ کاربالک پیور	۲ گرین
تھائی مول	۱ گرین
آئل یوکیلپٹس (اولیم گالتھیریا)	۵ منم
پلوسیپونس ڈیورا	۳۰ گرین
کیلسیم کاربونیٹ پریسی پیٹیٹ	ایک اونس

اجزاء کو ملا کر نصف گھنٹے تک کھرل کرتے رہیں تاکہ تمام اجزاء خوب مل جائیں۔ پھر اسے محفوظ رکھیں اور بطور منجن دانتوں پر ملیں۔ نہایت عمدہ منجن ہے۔

پلوسیپونس ڈیورا کی بجائے لکس سوپ شامل کر سکتے ہیں۔

دیگر

ایسڈ بنزوئیک	۲ گرین
تھائی مول	۱ گرین
اولیم سنےمن	۵ منم
پلوسیپونس ڈیورا	۱ ڈرام
سوڈا بائیکارب	۱ ڈرام
مگنیشیا کارب	۱ اونس

اجزاء کو ملا کر منجن بنالیں اور بطریق معروف استعمال کریں۔

جن لوگوں کو پائی اوریا ہو۔ اور دانتوں سے خون یا پیپ آتی ہو۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے استعمال کے بعد مندرجہ ذیل سیال میں روئی تر کے مسوڑھوں پر مل لیا کریں۔

ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ	۱ ڈرام	ایسڈ کاربالک	۱۰ منم
ٹنکچر مر	۱ ڈرام	اولیم یوکلپٹس	۱۰ منم
ٹنکچر ایکونائیٹ	۱ ڈرام	اولیم ونٹر گرین	۱۰ منم
ٹنکچر کتھے کیو	۱ ڈرام	گلیسرین	۴ ڈرام
ایسڈ ٹینک	۱ ڈرام		

اجزاء کو ملا کر محفوظ رکھیں اور روئی کے پھوئے مسوڑھوں پر لگائیں۔

اس کے علاوہ صبح و شام بعد غذا وٹےمین سی کی گولیاں (۱۰۰ ملی گرام) کھالیا کریں۔

(۲) بعض لوگوں کے ناک سے بدبو آتی ہے۔ ایسے لوگوں کے ناک کی درمیانی دیوار خشک رہتی ہے یا اس میں کچھ نقص ہوتا ہے۔ (ایک طرف کو جھکی ہوئی یا مڑی ہوئی ہوتی ہے وغیرہ) ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ ناک کو گرم پانی نمک آمیز کے ساتھ صاف کر کے یہ دوا ناک میں ڈالا کریں۔

منتھول	۵ گرین	اولیم یوکلپٹس	۱۰ منم
کمفر	۵ گرین	پیرافین لکوڈ	ایک اونس

ملا کر محفوظ رکھیں اور ناک میں ڈالیں۔

غریب و نادار دوست بلا فیس طبی مشورہ لے سکتے ہیں۔

خاکسار عبد الحمید چغتائی دار السلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

مبلغین سلسلہ کے لئے کتب کی ضرورت

احباب کرام کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انقلاب کے بعد نظارت ہذا اپنی کتب قادیان سے ابھی تک نہیں لا سکی۔ اور مبلغین کے لئے کتابوں کی ضرورت آئے دن محسوس ہوتی ہے اس لئے مخیر احباب سلسلہ کی کتب اور مخالفین کی کتب بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں نظارت کو بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ربوہ میں مستقل تعمیرات کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت

احباب کو معلوم ہو گا۔ کہ ربوہ میں خدا کے فضل سے مستقل تعمیرات کا کام شروع ہو رہا ہے جس کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت ہے۔ ٹھیکیدار صاحبان کو ہر مکان کی لاگت پر مقررہ شرح کے حساب سے منافع لینے کا حق ہو گا۔ جو کہ حسب ذیل ہو گا۔

اگر ایک مکان کی لاگت /۵۰۰۰ روپیہ تک ہو۔ تو ٹھیکیدار ۱۰ فی صدی منافع لے سکیگا۔ اگر لاگت ۱۰۰۰۰ روپیہ تک ہو۔ تو ۷ فی صدی۔ ۲۰۰۰۰ روپیہ تک ہو تو ۶ فی صدی۔ اور اس کے اوپر ۵ فی صدی منافع ملے گا۔ مگر contingency اخراجات کوئی نہیں ملیں گے۔ کیونکہ اندازہ خرچ ٹھیکیدار کا اپنا لگایا ہوا ہو گا۔ اسے چاہیئے کہ وہ پوری احتیاط سے اندازہ لگائے۔

ٹھیکیدار صاحب کو حساب مکمل اور باقاعدہ رکھنا ہو گا۔ اور کام specifications منظور شدہ نقشوں کے مطابق کرنا ہو گا۔

جو لوگ ان شرائط پر ٹھیکہ کا کام کرنا چاہتے ہوں جلد از جلد نظارت امور عامہ میں اپنے نام رجسٹرڈ کروا لیں جس ٹھیکیدار کا نام دفتر میں باقاعدہ درج نہ ہو گا۔ وہ ربوہ میں کام نہ کر سکیگا۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

بورڈ آف ڈائرکٹرز سٹار ہوزری کا اجلاس

"مورخہ ۲۸-۶-۵۰ بروز بدھ جودھامل بلڈنگ لاہور میں بوقت دس بجے ایک اجلاس ضروری مشورہ کے لئے منعقد کیا جائے گا۔ ڈائریکٹر صاحبان اس اجلاس میں شریک ہونے کے لئے اس دن وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

پریذیڈنٹ بورڈ آف ڈائریکٹرز سٹار ہوزری

فرینکو کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مستحکم ہے

میڈرڈ ۲۷ جون ایک برطانوی صحافی نے جو ابھی فرینکو کے ملک کے دورہ سے واپس آئے ہیں بتایا ہے کہ آج ہسپانیہ کے حل طلب مسائل یہ ہیں؟ غذا کی گرانی۔ برقی قوت کی کمی سے مفلوج صنعت۔ اصلاحات میں بدنظمی۔ زراعتی پروگرام اور غیر ملکی کرنسی کی شدید کمی۔

لیکن اسکے باوجود ایسے کوئی آثار نہیں ہیں کہ حکومت کو کوئی فوری خطرہ لاحق ہو۔ بلکہ اسکے برعکس سیاسی اعتبار سے فرینکو کی پوزیشن آج پہلے سے بہت زیادہ مستحکم ہے۔ اسکی مخالفت ختم ہو گئی ہے

بیروت ۲۷ جون ایک نئی ریل سرکاری طور پر کھولدی گئی ہے جو تجارتی مرکز کی حیثیت سے بیروت کی اہمیت کو بہت بڑھا دے گی۔ یہ نئی لائن لبنانی دارالحکومت کو طرابلس کی لائن سے ملاتی ہے۔ (استار)

مصر اور اسرائیل کا سرحدی تنازع

عمان ۲۷ جون۔ یہودی اخبارات کے مطابق فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصرات علاوہ مصر اور اسرائیل کے درمیان سرحدی تنازع طے کرانیکی کوشش کر رہے تھے۔ ناکام رہے ہیں۔ گفتگو اس وقت ختم ہو گئی۔ جبکہ اسرائیلی وزارت خارجہ نے ان کی یہ درخواست نامنظور کر دی کہ یہودی فوجیں اس علاقہ سے ہٹالی جائیں کیونکہ ان کی وہاں موجودگی عارضی صلحنامہ کے شرائط کے خلاف ہے۔ (استار)

انتقاد: تلخیص العربیہ یا خلاصۃ المنجد بزبان اردو

یہ عربی اردو ڈکشنری عربی زبان کی تین مشہور ڈکشنریوں ۱۔ المنجد ۲۔ تسہیل العربیۃ ۳۔ معجم العربیۃ کا بہترین خلاصہ ہے جس میں عربی بول چال اور اردو فارسی کے اعلیٰ ادبی لٹریچر میں استعمال ہونے والے تمام الفاظ مع مشتقات مع مادہ اور ماخذ کے درج کئے گئے ہیں اور شروع میں عربی صیغوں کی پہچان کے لئے چالیس صفحات پر خلاصۃ الصرف والنحو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ لغات تیرہ ہزار ۱۳۰۰۰ الفاظ کے معانی پر مشتمل ہے۔ جو اس وقت تک اردو اور فارسی کتابوں میں مستعمل ہیں۔ اس لغات کی موجودگی اردو اور فارسی خوان اصحاب کو دوسری عربی لغات سے مستغنی کر دے گی۔ قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے۔

(پبلشر حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد تاجر کتب ۱۴۳ گوالمنڈی مین بازار لاہور سے منگوائی جاسکتی ہیں)

وی پی کا انتظار کریں

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ اختتام چندہ
۲۰۸۹۹	نذیر احمد صاحب	۸ جولائی ۵۰ء
۲۱۶۵۹	امام بخش صاحب	"
۱۶۲۷۲	عبد الحکیم صاحب	۹ " ۵۰ء
۲۳۲۴۱	مستری احمد بخش صاحب	" "
۲۷۱۸	دلاور خان صاحب	" "
۲۱۰۷۲	منیر الدین صاحب	۱۰ " "
۲۳۰۲۵	ملک عبد الجبار صاحب	" "
۲۱۰۵۲	چوہدری اللہ رکھا صاحب	" "
۲۱۰۶۵	عبد القادر صاحب	۱۱ " "
۲۳۰۲۷	پیر منیر احمد صاحب	" "
۲۳۰۵۷	سردار علی صاحب	" "
۱۳۰۶۰	قریشی احمد شیخ صاحب	۱۲ " "
۲۱۳۳۵	ملک عبد الحق صاحب	" "
۲۳۰۳۱	حکیم نذیر احمد صاحب	" "
۲۳۰۳۲	بابو علی حسن صاحب	" "
۲۰۵۹۳	محمد عبد اللہ صاحب	" "
۱۵۹۸۰	چودھری محمد شریف صاحب	۱۳ " "
۱۶۲۴۳	شیخ اسلام باری صاحب	" "
۱۶۵۰۶	فیض احمد صاحب	" "
۱۷۹۴۷	سید زمان خان صاحب	" "
۲۱۴۵۱	عبد الرؤف صاحب	" "
۱۵۶۴۴	میجر فیروز دین صاحب	۱۵ " "
۲۰۳۹۶	شیخ رفیع الدین صاحب	" "
۲۱۰۸۱	محمد لقمان صاحب	" "
۲۱۰۸۲	حکیم محمود رمضان صاحب	" "
۲۱۷۸۱	علی احمد صاحب	۱۵ جولائی ۵۰ء
۲۳۰۳۶	چوہدری ظہور احمد صاحب	" "
۲۱۸۴۰	فقیر محمد صاحب	" "
۲۳۰۳۹	اقبال احمد صاحب	" "
۲۳۰۲۷	ناصر الدین صاحب	" "
۲۳۲۱۱	محمد نواز صاحب	" "
۲۰۴۰۸	سعید الغنی صاحب	۱۶ " "
۲۱۸۳۶	بشیر احمد خان صاحب	۱۷ " "
۲۱۳۱۸	محمد شفیع صاحب	" "
۲۱۶۸۲	اللہ دتہ صاحب	" "
۱۵۱۴۶	چوہدری شریف احمد صاحب	" "
۲۱۶۹۲	ایس۔ اے۔ چوہدری	۱۸ " "
۲۱۶۹۴	ڈاکٹر مصطفیٰ صاحب	" "
۲۳۰۵۰	ملک محمد شریف صاحب	" "
۲۰۶۹۶	عبد الرحمن صاحب شمس	" "
۲۰۴۰۰	عبد الحمید صاحب	۱۹ " "

شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان جنگ چھڑ گئی

سی اول ۲۶ر جون۔ آج شمالی اور جنوبی کوریا کی سرحد پر دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ شمالی کوریا کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج شمالی کوریا کو اپنے دفاع کے لئے جنوبی کوریا کے خلاف اعلان جنگ کرنا پڑا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ پہلے جنوبی کوریا کی فوجوں نے حملہ کیا تھا۔ اس سے پہلے جب شمالی کوریا نے اپنے تین مبصروں کو سی اول بھیجا تھا۔ تاکہ دونوں ملکوں کے اتحاد کے لئے بات چیت کریں۔ تو جنوبی کوریا کی حکومت نے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ ادھر جنوبی کوریا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج علی الصبح شمالی کوریا کی فوجوں نے جنوبی کوریا میں حملہ کر دیا۔ یہ حملہ سرحد پر تین جگہ کیا گیا۔ اور شمالی کوریا کی فوجوں کو سوویٹ یونین کی امداد حاصل ہے۔ اور اس لڑائی میں روس کے بنے ہوئے جہاز بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے جن کے پاس ۹۰ ٹینک بھی ہیں۔ دریائے امجن پار کر لیا ہے۔ اور اب جنوبی کوریا کے دار الحکومت سی اول پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں سے وہ صرف ۲۵ میل دور ہیں۔ جنوبی کوریا کی حکومت کے سرکاری افسر نے ٹوکیو کو ٹیلیفون کیا ہے۔ کہ جنگ شروع ہونے کے ۱۶ گھنٹے بعد شمالی کوریا کے ایک ہزار فوجی دریائے امجن کے جنوب میں نئے مورچے سنبھالے رہے ہیں۔ جنوبی کوریا کے فوجی توڑ کر لڑ رہے ہیں۔ اور انہوں نے شمالی امریکہ کے دس ٹینکوں کو تباہ کر دیا ہے۔ جنوبی کوریا کے دار الحکومت سی اول میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ بہت جلد اس شہر میں مارشل لا کا اعلان کر دیا جائیگا۔ جنوبی کوریا میں چھاپہ مار دستوں نے بھی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ آج حالات کا جائزہ لینے کے لئے جنوبی کوریا کی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ دریائے امجن جنوبی کوریا کے دار الحکومت کے دفاع کا آخری قدرتی مورچہ تھا۔ اس کے پار کر لینے کے بعد جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شمالی کوریا سے فوجیوں کی بھری ہوئی گاڑیاں محاذ کی طرف آ رہی ہیں۔ اور جنوبی کوریا میں بھی فوجی نقل و حرکت جاری ہے۔ شمالی کوریا کی فوجیں سی اول سے شمال مشرق میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ سوچونگ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شہر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ صبح سویرے شمالی کوریا کی فوجیں جنوبی کوریا کے ساحل کے ساتھ کئی جگہ اتر گئیں۔ اور اب یہ فوجیں شمال مشرقی علاقے کے شہر شی شنگ کے لئے خطرہ بن گئی ہیں۔ اس شہر میں کئی مختلف شہروں سے سڑکیں آکر ملتی ہیں۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے گنگ کو پر بھی بمباری کی ہے۔ جس سے تیل کے ذخیرے میں آگ لگ گئی ہے۔ شمالی کوریا نے جنگ شروع ہوتے ہی کئی مقامات پر شدید بمباری کی۔ انکی بحری۔ بری اور فضائی فوج لڑائی میں حصہ لے رہی ہے۔ ادھر جنوب میں چھاپہ مار دستوں نے سرگرمیاں دکھانی شروع کر دی ہیں۔ ان کی سرگرمیاں سب سے زیادہ الیگ ڈو کے مقام پر ہیں۔

جنوبی کوریا کے ایک مبصر کا خیال ہے۔ کہ دونوں طرف آٹھ ہزار فوجی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ اندازہ دوپہر کے وقت کا ہے۔ اس کے بعد سے اب تک کوئی تخمینہ نہیں آیا ہے۔

جنگ بند کرنے کی اپیل

سیول ۲۶ر جون۔ کوریا میں اتحادی قوموں کے کمیشن نے ایک سرکاری بیان جاری کرتے ہوئے جنوبی اور شمالی کوریا سے جنگ بند کرنے کی اپیل کی ہے۔ کمیشن کے چینی رکن آج رات کو شمالی کوریا کے نام ریڈیو کے ذریعہ جنگ بند کرنے کی اپیل کریں گے۔

کوریا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس

لیک سیکسس ۲۶ر جون۔ کوریا کی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے آج رات کو سلامتی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اجلاس میں امریکہ سلامتی کونسل سے مطالبہ کرے گا۔ کہ اتحادی قوموں کے منشور کی دفعہ ۳۹ کے تحت کوریا کی صورتِ حال کے متعلق فوری کارروائی کی جائے۔ سوویٹ روس کا مندوب سلامتی کونسل کے اس ہنگامی اجلاس میں شریک نہیں ہے۔ امریکہ نے سلامتی کونسل سے یہ مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ شمالی کوریا کو جنوبی کوریا کے خلاف جنگ شروع کرنے کا مرتکب قرار دیا جائے۔ اور محاربات کو بند کرانے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔ منشور کی دفعہ ۳۹ نقض امن یا جارحانہ اقدامات کے ارتکاب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دفعہ کے ماتحت جارحانہ اقدام کے مرتکب ملک کے خلاف اقتصادی تعزیرات نافذ کی جا سکتی ہیں۔ اتحادی قوموں نے ابھی تک کسی ملک کے خلاف ایسا اقدام نہیں کیا ہے۔

امریکی سوتی کپڑوں کی فروخت میں ۵۳ فی صدی کمی

واشنگٹن ۲۶ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بیرونجات میں امریکی سوتی کپڑوں کی فروخت میں ۵۳ فی صدی کی جو حیرت انگیز کمی واقع ہو گئی ہے۔ اسکی ایک وجہ پاکستان کی برآمد میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ اس سال جنوری سے اپریل تک مجموعی برآمد ۵۰۰۰۰ ۳۰ لاکھ ۳ ہزار گز ہوئی۔ گزشتہ سال اسی مدت میں ۰۰۰ ۳۶۳ لاکھ گز برآمد ہوئی تھی (اشار)

ریڈیائی طاقت رکھنے والا سامان چاند میں بھیجدیا جائیگا

لنڈن ۲۶ر جون۔ برطانیہ کے ایٹمی تحقیقاتی اسٹیشن کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آئندہ خلا میں پرواز کرنے والے راکٹ بیکار لیکن خطرناک ریڈیائی طاقت رکھنے والی چیزوں کو لے کر چاند پر پھینک آیا کریں گے۔ ان رپورٹوں کے مطابق سائنس دان اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ریڈیائی طاقت رکھنے والی چیزوں کو کیا کیا جائے۔ اور چاند کو ان کے "گودام" کے طور پر استعمال کرنے کے امکان پر گفتگو ہوئی ہے۔ اب تک ایسی چیزوں سے ریڈیائی طاقت زائل کرنے کا کوئی طریقہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ سمندر کی تہ میں بھی ان کی خطرناک حیثیت برقرار رہے گی۔ لیکن اگر انہیں راکٹ میں بند کر کے چاند کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ تو سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ اس طرح ان سے چھٹکارا حاصل ہو سکے گا۔ (اشار)

چین میں کاروبار کی خراب حالت

لنڈن ۲۶ر جون۔ چین کے اشتراکیوں کو اب اس کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ ملک کے تاجروں اور صنعت کاروں کے زیادہ سے زیادہ تعاون کے بغیر معقول بجٹ قائم رکھنا بلکہ اقتصادی طور پر زندہ رہنا بھی بہت دشوار ہے۔ کمپنیوں کے دیوالیہ ہو جانے کی وجہ سے کاروبار کی حالت اس قدر خراب ہو گئی ہے۔ کہ اشتراکی حکومت جائیداد کی قیمتوں میں تخفیف۔ چھوٹی اشیاء پر ٹیکس کی معافی۔ اور ایسی ہی دوسری مراعات سے تاجروں کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (اشار)

بحر ایڈریاٹک میں آبدوزوں کے لئے ایک روسی مستقر

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی سے ۵۰ میل مشرق میں بحر ایڈریاٹک کے ایک چھوٹے سے جزیرہ میں روس آبدوزوں کے لئے ایک مستقر تعمیر کر رہا ہے۔ اس جزیرہ کا نام ساسی نو ہے جو البانیہ کی بندرگاہ والونا کے بالمقابل واقع ہے۔ اہل روس کا یہ خیال ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ جو جہاز ٹرائسٹ آئیں گے۔ انہیں آبنائے اوٹرانٹو میں سے ضرور گزرنا پڑے گا۔

اس جزیرہ میں ہزاروں بیگاری دن رات کام کر رہے ہیں۔ تاکہ آبدوزوں کے اڈوں اور راکٹ کے چلانے کے مقامات کی تعمیر جلدی سے جلدی مکمل ہو جائے۔ ان مزدوروں کی رہنمائی وہ جرمن ماہرین کر رہے ہیں جنہیں جنگ کے دوران میں روسیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ ان ماہرین کی اعانت کے لئے کچھ روسی فنکار بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ روس کی خفیہ پولیس نے ایک جزیرہ کے ارد گرد ایک آہنی دیوار کھڑی کر دی ہے۔ اور نہ ہی والونا کی بندرگاہ میں کسی پرندہ کو مارنے کی اجازت ہے۔ کھانے پینے کے ذخیرہ اور تعمیری سامان یا روسی بحری جہازوں کے ذریعہ یہاں آتا ہے۔ یا ہوائی جہازوں کے ذریعہ۔ روس کا خیال ہے۔ کہ مکمل ہو جانے پر یہ بحری جہازی جبرالٹر کا مقابلہ کرے گی۔ (اے۔ پی۔ سی)

اینگلو یمنی مذاکرات

عدن ۲۶ر جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور یمن کے درمیان مذاکرات کے سلسلے میں ۳۰ر جون کو لنڈن کانفرنس شروع ہوگی۔ ان مذاکرات میں عدن کے گورنر بھی شریک ہوں گے۔ خیال ہے کہ یمنی مندوب میں وزیر خارجہ سیف الاسلام عبداللہ شامل نہیں ہیں۔ ان کا نام اب تک فہرست پر نہیں ہے۔

مسٹر لیاقت بھی ۲ر جولائی کو لنڈن پہنچ رہے ہیں

لنڈن ۲۶ر جون۔ اب یقین کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم اور بیگم لیاقت علی خاں ۲ر جولائی کو کنیڈا سے لنڈن پہنچ جائیں گے۔ سابقہ اطلاع کے مطابق مسٹر لیاقت علی برطانیہ میں چند دن قیام کرنے والے تھے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اب بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس قیام سے ان کے پاک کا وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد سے مشورہ کے لئے بہت کم وقت رہ جائیگا۔ جو اسٹرلنگ فاضلات کے مذاکرات کے لئے ۱۲ر جولائی کو لنڈن پہنچ رہے ہیں۔

یہاں کے پاکستان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یا تو مسٹر غلام محمد کراچی سے جلد ہی روانہ ہو جائیں گے تاکہ لنڈن ہی میں مسٹر لیاقت علی سے مشورہ کر سکیں۔ یا برطانوی خزانہ سے اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق گفتگو کو جولائی کے نصف سے ہفتہ تک ملتوی کرانے کی کوشش کریں گے۔

برطانیہ کیلئے ۱۲۰۰ ٹن برازیلی چائے

لنڈن ۲۶ر جون۔ اطلاع کے مطابق برطانیہ نے ۱۲۰۰ ٹن برازیلی چائے حاصل کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو۔ تو برازیل اس سے بہت زیادہ تعداد مہیا کر سکتا ہے۔ برازیل میں چائے کی کاشت ۱۹۲۸ء سے ہی شروع ہوئی ہے۔ لیکن اس نے وہاں بہت ترقی کی ہے۔ (اشار)